قرآن کے شیدائی

حبیب عجمیؒ

آپ بڑے اللہ والے بزرگ گزرے ہیں۔ آپ کو عربی زبان بالکل نہیں آتی تھی اور اس لئے کلام شریف کا تلفظ صحیح طور پر ادا نہیں کرسکتے تھے۔

ایک روز خواجہ حسن بصریؒ آپ کے گھر تشریف لائے اور نماز مغرب کا وقت ہونے تک دونوں بزرگ آپس میں باتیں کرتے رہے جب نماز کیلئے کھڑے ہوئے تو خواجہ صاحب نے آپ کو امام کیا۔ آپ نے قرأت شروع کی تو پہلے ہی لفظ کا تلفظ غلط ادا کیا۔ خواجہ حسن بصریؒ فوراً جماعت سے علیحدہ ہو گئے اور نماز اپنے طور پر علیحدہ ادا کی۔ اسی شب کو حضرت خواجہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ ارشاد ہوا کہ اے حسن بصریؒ حبیب عجمیؒ نے تلفظ غلط ادا کیا لیکن اُن کا دل خدا کی طرف رجوع تھا۔ اللہ تعالیٰ کو صرف دنحواور کسی کی زبان کی پرواہ نہیں وہ تو خضوع و خشوع کو پسند فرماتا ہے۔

حضرت حبیب عجمیؒ قرآن شریف کو ایسا تو نہیں سمجھتے تھے جیسا کہ عربی جاننے والے لوگ جانتے ہیں مگر جب کوئی اُن کے سامنے پڑھتا تھا تو رو پڑتے تھے۔ کسی نے آپ سے دریافت کیا کہ عربی سے تو آپ ناواقف ہیں پھر قرآن کو کس طرح سمجھتے ہیں جو اس قدر زار زار روتے ہیں؟ آپ نے فرمایا عربی زبان کو میں تو نہیں جانتا لیکن میرا دل جانتا ہے۔

قرآن دل پہ اُترا دل میں جگہ ہی مل گئی ۔۔۔ ایسا مقام کس کا رفعت ہی ایسی کس کی

حضرت مریم بصریہؒ

یہ عارف باللہ ہوی بصرہ کی رہنے والی تھیں ان کو حضرت رابعہ بصریہؒ سے خاص تلمذ حاصل تھا۔ ان پر محبت الٰہی کی حالت ہر وقت طاری رہتی تھی اور بات بہت کم کرتی تھیں۔ ایک روز یہ قرآن مجید پڑھ رہی تھیں جس وقت آیت وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ پر پہنچیں تو وجد میں آکر پکار اٹھیں! آج سے توبہ ہے اگر مریم رزق کی فکر میں ایک قدم بھی چلے۔

حضرت مریم بصریہؒ نے وہی کیا جس کا عہد کیا تھا۔ اسی دن سے ہر وقت عبادت میں مشغول رہنے لگیں، روزے پر روزے رکھتیں اور جب کوئی بے طلب کچھ رکھ جاتا تو اسی سے روزہ افطار کر لیتیں۔

مریم بصریہؒ کی زندگی عشق الٰہی سے لبریز تھی ان کو ہر طرف اللہ ہی نظر آتا تھا اُن کا جی عبادت کے سوا کسی میں نہیں لگتا تھا۔ گویا یہ سراپا عشق و محبت بن چکی تھیں اس لئے اُن کا وصال بھی اسی حالت میں ہوا۔

روایت ہے کہ کسی محفل میں محبت الٰہی کے اشعار پڑھے جا رہے تھے۔ انہوں نے سنا اور ایک ہائے کی اور واصل بحق ہوئیں:۔

سبحان اللہ کیا پیاری تھیں کہ جس چیز پر اُن کا آغاز ہوا تھا اُسی پر انجام بھی ہوا۔

مسلمان بیبیوں کیلئے

(مصلح)

دیکھیو کیا ملتی ہے دولت بیبیو ... کرو قرآن کی تلاوت بیبیو

مان لو کہ علم ہے قرآن میں ... ماسوا سب ہے جہالت بیبیو

مان لو کہ نور ہی قرآن کا ہے ... ماسوا اسکے ہے ظلمت بیبیو

جب پڑھو اک زندگی تازہ ملے ... ہاتھ میں ہے ابر رحمت بیبیو

نامۂ محبوب ہے قرآن پاک ... حق سے ہو تم کو محبت بیبیو

شعرانہؒ

حضرت شعرانہؒ ملکِ عجم کی رہنے والی ہوئی تھیں۔ آن کا قیام شہر ابلہ میں تھا۔ مورخوں نے اُن کا شمار ولیہ مستورات میں کیا ہے۔ آپ کلام مجید بڑی خوش الحانی سے پڑھتی تھیں اور قرآن کا وعظ بڑی جوش سے فرماتی تھیں۔ اُن کے وعظ میں بڑے بڑے عابد و زاہد اور اہلِ دل بزرگ جوق جوق شریک ہوا کرتے تھے۔

چونکہ آپ پر عشقِ الٰہی کا غلبہ تھا اور خوفِ الٰہی کا عالم طاری رہتا تھا اس لئے وعظ کہتے کہتے رونے لگتیں اور اہل مجلس پر بھی ایسا اثر پڑتا کہ روتے روتے بے دم ہو جاتے۔

کسی نے ایک مرتبہ آپ سے کہا کہ آپ وعظ تو کہتی ہیں لیکن روتی بہت ہیں۔ حضرت شعرانہؒ نے جواب دیا کہ ہاں میں اس لئے روتی ہوں کہ دنیا میں روتے روتے اندھا ہو جانا اس سے بہتر ہے کہ قیامت کے دن عذاب سے اندھا ہونا پڑے۔ پھر فرمایا! جو آنکھ محبوب کے دیدار سے محروم ہو اور پھر اس کی مشتاق ہو وہ بغیر گریہ کے بھلی نہیں معلوم ہوتی۔

بی بی حافظہ جمالؒ

یہ بی بی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر ہیں۔ آپ قرآن مجید کی حافظہ تھیں اور حسن قراءت قرآن مجید پر لحن داؤدی میں تلاوت فرماتی تھیں تو در و دیوار سے حق حق کی صدا بلند ہوتی تھی۔

بی بی حافظہ جمالؒ کے والد حضرت خواجہ اجمیریؒ نے اپنی صاحبزادی کو جوہر قابل پا کر دولتِ باطنی سے بھی سرفراز فرمایا تھا اور خرقہ خلافت عطا فرما کر مستورات میں تعلیم قرآن کی خدمت پر مامور فرمایا تھا۔ بی بی حافظہ جمالؒ کی توجہ سے ہزاروں مستورات نے اسلام قبول کیا۔ اس زمانہ میں جو لوگ اپنی بچیوں کو قرآن مجید کی تعلیم دینے بہتر رکھتے ہیں ان کیلئے اور ان بیبیوں کیلئے جو قرآن مجید کی طرف متوجہ نہیں ہیں۔ اس واقعہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے